© rasailojaraid.com

اقلیتی کمیشن اور اسلامی نظریاتی کونسل کی بنیاد پر وفاقی اقلیتی مشاورتی کونسل اور اقلیتوں کی ثقافتی کونسل کی فوری تشکیل کے لیے عملی اقدامات کے لیے مناسب اقدامات اٹھائے گی اور اس سلسلے میں مزید تاخیر سے کام نہیں لیا جائے گا۔

یورپ

بلغاریہ: "ہزاروں مسلمان مسیحیت قبول کر رہے ہیں۔"

"کرسچن ہیرالڈ" کے مطابق بلغاریہ میں ترکی زبان بولنے والے ہزاروں مسلمان مسیحیت قبول کر رہے ہیں۔ ترکی بولنے والوں میں انجیل کا یہ نفوذ عہد حاضر کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اب بلغاریہ میں ترک مسیحیوں کی تعداد خود ترکی کی مسیحی آبادی سے زیادہ ہے۔ بلغاریہ کے نو مسیحی زیادہ تر غریب خانہ بدوش برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے تقریباً ہر ایک نے رویا، اشارہ یا معجزانہ صحت یابی کے بعد مسیحیت قبول کی ہے۔ ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ لوگ مرنے کے بعد جی اٹھے ہیں۔

ورلڈ ایونجلیکل کونسل انٹرنیشنل کی جانب سے میاں بیوی دو مشنری علاقے میں مقیم ہیں جو دینیاتی تعلیمی پروگرام ترتیب دینے میں مشغول ہیں۔ پیش رفت اور مسائل کے حوالے سے وہ اطلاع دیتے ہیں کہ "چرچوں میں بچوں، نوجوانوں اور بوڑھی خواتین کی تعداد تقریباً برابر برابر ہے۔ مرد مسیحیت کو عورتوں کا مذہب قرار دیتے ہیں اور اجتماعات میں کم ہی آتے ہیں۔ اگر کوئی مرد اجتماع میں آتا ہے (چاہے وہ بالکل نوجوان ہی کیوں نہ ہو) اُس کے مسیحی ہوتے ہی اُسے رہنما بنا دیا جاتا ہے۔"

"چرچ کے اجتماعات روحانی طاقت کے تجربے اور گیتوں کے ذریعے پیغامات دینے کے لیے مختص ہیں۔ مسیحی زندگی کے پہلو، تعلیم، کردار، تقدس نظرانداز کر دیے جاتے ہیں۔"

"چرچ سے تعلق رکھنے والے کم ہی لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ ورلڈ ایونجلیکل کونسل نے روسی رسم الخط میں عہد نامہ جدید کا ترکی ترجمہ دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے کیوں کہ بلغاریہ کے ترک خانہ بدوش روسی رسم الخط کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے باوجود زیادہ تر خواتین انجیل کو ازحد مشکل سمجھتی ہیں۔ بعض افراد تو اپنے آپ کو اتنا بے وقوف خیال کرتے ہیں کہ پڑھنا سیکھ ہی نہیں سکتے۔"

"چرچ ہر قسم کی گمراہی پر مبنی تعلیمات کے لیے کھلے ہیں، اور بعض "قانون پرستی" کا شکار ہیں۔" اس صورت حال پر بلغاریہ میں پہلے سے کام کرنے والے مشنریوں کے ساتھ شامل ہونے والے روبن اروِن کہتے ہیں کہ "خداوند کے حاکمانہ کام کے ذریعے بلغاریہ میں ترک چرچ تشکیل پا رہا ہے مگر قیادت اور بنیادی مسیحی تعلیمات کی اشاعت کی ازحد ضرورت ہے۔" (ماہنامہ "فوکس" لیسٹر)

© rasailojaraid.com